Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور خوشیاں آنیوالی ہیں دعاؤں کو تیز کر دیں

"امید رکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل کیساتھ حیرت انگیز قدرت کے نشان دکھائے گا"

خطبہ نمبر ۳۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

(ایڈیٹر: نسیم سیفی)

جلد ۷۴-۳۹ | اتوار، ۵، نبوت ۱۳۶۸، ہش، ۵، نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۱

اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ وہ دنیا کی ہدایت کے عظیم سامان پیدا کرنے والا ہے

یہ دور توحید سے چمٹ جانے کا دور ہے دلوں کو شرک کی ملونی سے ہر طرح سے پاک کر دو

توقعات محض خدا کے فضل پر ہوں کسی دنیاوی امید سے وابستہ نہ ہوں

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۰ اخاء ۱۳۶۸ ہش (۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء) بمقام بیت الفضل لندن

جماعت احمدیہ کیخلاف جماعت اسلامی کی کارروائیاں

حضور نے فرمایا:

"گزشتہ چند ماہ سے پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ جو نہایت سفاکانہ اور بہیمانہ سلوک ہو رہا ہے اور جس کے متعلق زیادہ سے زیادہ شواہد مہیا ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ ان مظالم میں باقاعدہ سوچے سمجھے منصوبے بنا کر حکومت کو ان میں ملوث کر کے پھر جماعت کے خلاف کارروائیاں کی گئی ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ پنجاب حکومت بلاشبہ ان منصوبوں میں آلۂ کار بنائی گئی ہے۔ جو اطلاعات مل رہی ہیں اور مزید اور بھی ملیں گی، ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ منصوبہ جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ میں بنایا گیا اور جماعت اسلامی کے طلباء کی جو تنظیمیں ہیں ان کو بھی اس منصوبے

مسلسل صفحہ نمبر ۲ پر

حکومت کھلم کھلا احمدیوں کے حقوق پامال کر رہی ہے: ناظر امور عامہ

حالیہ نام نہاد ختم نبوت کانفرنس میں احمدیوں کو ننگی گالیاں دی گئیں اور انکے قتل و غارت پر اکسایا گیا

جماعت احمدیہ کے ناظر امور عامہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ حکومت احمدیوں کے حقوق کو کھلم کھلا پامال کر رہی ہے اور مولوی صاحبان کو اس امر کی کھلی چھٹی دی گئی ہے کہ وہ نہ صرف احمدیوں کے بزرگوں کو غلیظ اور فحش گالیاں دیں بلکہ ان کے قتل کا علی الاعلان پرچار کریں۔ اور اس پر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔

باقی صفحہ ۴ پر

محترم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی وفات پا گئے

نماز جنازہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے پڑھائی

ربوہ ــ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص خادم محترم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہوی ۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو رات ساڑھے سات بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۷۱

باقی صفحہ ۵ پر

کھاریاں کی پرانی احمدیہ بیت الذکر کو پولیس نے سیل کر دیا

کھاریاں پولیس نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو کھاریاں کی پرانی احمدیہ بیت الذکر کو سیل کر دیا۔ ایس ایچ او تھانہ کھاریاں راجہ محمد ریاض صاحب ۱۵، ۱۶ کے قریب باوردی اور سادہ کپڑوں میں ملبوس افراد کے ساتھ پرانی احمدیہ بیت الذکر میں آئے اور وہاں موجود احمدیوں کے ساتھ نہایت

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں شامل کیا گیا اور جماعت اسلامی کے طلباء کی مرکزی تنظیم نے بھی اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور حکومتِ پنجاب ان کی آلۂ کار بنی رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا ہے اور اور بھی معلومات حاصل ہو رہی ہیں کہ پنجاب کے ہر ضلع میں جماعت اسلامی کا ایک کارندہ یا پولیس میں یا ایڈمنسٹریشن کے دوسرے شعبوں میں موجود ہے اور بہت سی جگہوں پر ایک سے زائد نمائندے بھی موجود ہیں اور باقاعدہ تنظیم کے تحت ان کو سارے صوبے میں پھیلایا گیا ہے اور حکومت کے تعاون کے ساتھ ایسے لوگوں کی تقرریاں کروائی گئی ہیں کہ پنجاب کے ہر ضلع میں جہاں بھی جماعت اسلامی کوئی شرارت کروانی چاہے وہاں انتظامیہ میں کوئی نہ کوئی انکا ایسا نمائندہ موجود ہو جو اس شرارت پر عمل درآمد کروانے میں ان کے ساتھ مکمل طور پر تعاون کرے۔ ایسے لوگوں کی فہرستیں بھی اکٹھی کی جارہی ہیں تاکہ ان لوگوں کی شرارت پر نظر رہے۔

عالمی رائے عامہ کو باخبر رکھنا

جہاں تک جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعلق ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں دعاؤں کے ذریعہ اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کر رہی ہے وہاں کوششوں میں بھی کسی طرح غافل نہیں رہی اور خصوصیت کے ساتھ انگلستان کی جماعت اور امریکہ کی جماعت اور کینیڈا کی جماعت ان امور میں پیش پیش ہے اور دنیا کی رائے عامہ کو ان حالات سے پوری طرح باخبر رکھنے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی مستعدی سے یہ جماعتیں کام کر رہی ہیں اب کچھ دنوں سے کچھ ایسے آثار پیدا ہونے شروع ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومتِ پنجاب جماعت اسلامی کے اس حد تک زیر اثر نہیں رہی اور جماعتِ اسلامی کے پنجے سے نکلنے کا کچھ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اور مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو جو مرکزی اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ بھی اسی رجحان کی نمائندگی کرنے والی باتیں ہیں۔ اس سے پہلے ایک لمبے عرصے تک اجتماعات کا انقطاع رہا۔ اب بھی جو اجازت دی گئی ہے وہ بہت ہی بوجھل دل کے ساتھ اور بے دلی کے ساتھ دی گئی ہے۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ کو یہ تاکید ہے کہ آپ کا اجتماع بیت الاقصیٰ میں ہو۔ اور اس سے باہر کوئی اجتماع نہ ہو۔ اور اس پر بھی پابندی یہ ہے کہ کسی قسم کا لاؤڈ سپیکر استعمال نہ ہو۔ اب یہ عقل کے خلاف بات ہے کہ پاکستان بھر کے نوجوانوں کا اجتماع ہو اور وہ ایک (بیت الذکر۔ ناقل) کے اندر سما جائے۔ بیت الاقصیٰ خصوصیت کے ساتھ اتنی چھوٹی ہو چکی ہے کہ ربوہ کے باشندوں کے لئے بھی پوری نہیں ہوتی۔ اور وہاں اس اجتماع کا سما جانا یہ عقل کے خلاف بات ہے لیکن بہر حال جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہتری کی طرف چھوٹا ہی سہی کچھ قدم ضرور ہے۔ اسی طرح انصاراللہ کے اجتماع کو بھی بڑے لمبے عرصے کے بعد اجازت دی گئی ہے۔ جہاں تک ہمارا توکل ہے وہ تو خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے اور جہاں تک ان مظالم کے خلاف فریاد ہے وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کے حضور میں ہے۔ اور اگرچہ یہ ایک بہت معمولی سا فرق ہے۔ ایسا فرق نہیں کہ جسکے نتیجے میں دل بے ساختہ ممنونِ احسان ہونے لگیں۔

ادنیٰ احسان کو بھی جذبۂ شکر سے قبول کریں

مگر ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے، ادنیٰ سے ادنیٰ احسان کو بھی جذبۂ شکر کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے۔ اگرچہ یہ احسان ابھی اتنا معمولی ہے کہ عدل کی حدود بھی پوری نہیں کرتا۔ اس لئے صحیح معنوں میں لغوی اعتبار سے اس کو احسان کہنا درست نہیں ہے۔ لیکن وہ جگہیں یا وہ ممالک جہاں سے عدل اٹھ چکا ہو وہاں عدل کا آغاز بھی ایک رنگ میں احسان کا آغاز ہوا کرتا ہے۔ پس اگرچہ حکومتِ پنجاب کا یہ فعل ابھی عدل کے تقاضے پورے کرنے سے بھی بہت پیچھے ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں جو حسن و احسان کی تعلیم دی گئی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس طرح اپنے غلاموں کی تربیت فرمائی ہے، ہمیں اس چھوٹے سے احسان کو بھی نظرِ تشکر سے دیکھنا چاہیئے۔ اگرچہ یہ ممکن ہی نہیں بلکہ غالب گمان ہے کہ اس جذبۂ تشکر کی کوئی قدر نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ حالات یہی بتاتے ہیں کہ اس چھوٹے سے نیک قدم کے بعد یہ خطرہ ہے کہ اس قدم کو واپس کھینچنے کے لئے پھر ایک مہم شروع کی جائے گی اور جماعت احمدیہ کے وہ دشمن جو حکومت کو ڈرا دھمکا کر اپنے خاص ہتھکنڈوں کے ذریعے جماعت احمدیہ سے عدل کا سلوک کرنے سے باز رکھتے ہیں، وہ اس معمولی سے اظہارِ عدل کے بعد ایسی مہم شروع کریں گے جس کے نتیجے میں یہ خطرہ موجود ہے کہ حکومت ان سے مرعوب ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع امتثال امر میں کہ جو شخص بندوں کا ممنون نہیں ہوتا وہ میرا بھی ممنون نہیں ہوتا۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ کو اس پر بھی خدا کے شکر کے علاوہ اس حکومت کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ انہوں نے عدل کی طرف کچھ معمولی سی حرکت کی ہے۔ اس شکر کے نتیجے میں ان سے تو ہمیں کسی خیر کی توقع نہیں کسی احسان کی توقع نہیں لیکن چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اگر میرے شکر گزار بندے بنو گے تو میں تمہیں اس کے نتیجے میں بہت دوں گا۔ (بہت دینے) کا وعدہ ہے اور (اس وعدے) میں بڑی شدت کے ساتھ ایک قوت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ میں ہوں جو بڑھانے والا ہوں اور میں یقیناً، لازماً تمہیں بہت بڑھ بڑھ کر دوں گا۔ اگر تم میرے شکر گزار بندے بنو گے۔

پس چونکہ ہمارے اس جذبۂ تشکر میں خدا کی شکر گزار کا جذبہ کارفرما ہے اور وہی محرک ہے۔ اس لئے اس جذبۂ تشکر کے ساتھ جب ہم خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں گے اور اس پر خدا کا بہت بہت شکر ادا کریں گے تو مجھے اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جذبۂ تشکر کو بھی قبول فرمائے گا اور بہت ہی جزاء دینے والا خدا اس کی بڑھ چڑھ کر ہمیں جزاء عطا فرمائے گا۔ میں نے مختلف قسم کے فقیر دیکھے ہیں۔ بعض فقیر ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو آپ زیادہ بھی دے دیں تو ان کے چہرے سے شکر اور خوشی کے جذبات ظاہر نہیں ہوتے۔ ان کے ماتھے پہ سلوٹیں ہی پڑی رہتی ہیں۔ بہت دفعہ پرانے زمانے میں، میں نے دیکھا ہے کہ کسی فقیر کو ایک روپیہ بھی دو، اس زمانے میں روپیہ بڑی چیز ہوا کرتا تھا، تو وہ کہتا تھا کہ "بس اے ای دتا اے"۔ یہی تھا تمہارے پاس اور کچھ نہیں تمہارے پاس۔ اور بعض فقیر ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو ایک معمولی سی چیز بھی دے دو تو وہ فدا ہونے لگتے ہیں۔ دعائیں دیتے ہیں۔ اگلی نسلوں کو بھی دعائیں دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں یہ عطا کرے، یہ عطا کرے۔ تم نے فقیر کا دل خوش کر دیا۔ ایسے فقیر کے لئے سب کچھ دے دینے کو دل چاہتا ہے۔ اگر انسان کے اندر یہ جذبہ موجود ہو تو یقیناً یہ دراصل خدا تعالیٰ سے ہم میں آیا ہے کیونکہ انسانی فطرت کو خدا تعالیٰ کے مزاج سے ایک ربط ہے۔ ویسا ہی ربط ہے جیسے ہر خالق کے ساتھ اس کی تخلیق کو ایک ربط ہوا کرتا ہے۔ کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پہ پیدا کیا۔ اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ (اللہ پناہ دے۔ ناقل) ہم خدا کی صفات میں شریک ہو گئے ہیں اور خدا جیسے ہیں بلکہ اس کا یہ معنی ہے کہ جیسے ہر مصوّر اپنے مزاج اور اپنے تصور کی انتہائی چھلانگ کے مطابق ایک تصویر بناتا ہے اور اس تصویر کے نقوش اس کے ذہن کے نقوش سے ملتے ہیں۔ اسی طرح خالق کا اپنی تخلیق کے ساتھ ایک گہرا رابطہ ہے پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے شکر کو قبول کرتے ہوئے تمہیں بہت زیادہ دوں گا تو یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل اللہ تعالیٰ کے تشکر کا انداز ہے اور وہی جذبۂ تشکر ہے جو نیک فطرت لوگوں میں پایا جاتا ہے خواہ وہ امیر ہوں، خواہ وہ غریب ہوں ۔ خواہ وہ عطا کرنے والے ہوں خواہ وہ فقیر ہوں ۔ جنہوں نے خدا کے اس حُسن سے حصّہ پایا ہو ان کے اوپر تھوڑا سا احسان بھی بڑے بڑے رنگ لاتا ہے اور وہ جذبۂ تشکر سے مغلوب ہو کر دعائیں دیتے ہوئے اس احسان کو قبول کرتے ہیں۔ پس خدا کی خاطر اگر ہم خدا کے تشکر گزار بندے بنیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس عطاء کرنے والے سے بہت بڑھ کر جس کی عطا کے نتیجے میں کوئی فقیر اس کو دُعائیں دیتا ہے اور اس کا تشکر گزار بنتا ہے فقیر کی دعاؤں کے نتیجے میں دل میں جو بشاشت پیدا ہوتی ہے اور محبت پیدا ہوتی ہے اور معطی کے دل میں مزید دینے کی تمنا پیدا ہوتی ہے، اس سے بہت بڑھ کر، اتنا بڑھ کر کہ اس سے کوئی نسبت ہی نہیں، خدا تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو مزید عطا کرنے کے لئے ایک جوش رکھتا ہے اور بہت ہی زیادہ حُسن واحسان کے ساتھ جذبۂ تشکر کو قبول فرماتا ہے۔

خدا کے فضلوں کا سال

پس جماعت احمدیہ اگر شکر گزار بنے، جیسا کہ شکر گزار ہے، اور یہ سال تو ہے ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں پر، اس کے حسن و احسان پر اس کی حمد و ثنا کے گیت گانے کا سال۔ مگر ایک سال بھی کہنا غلط ہے۔ ہماری تو ساری زندگیاں بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے گیت گاتے ہوئے گذر جائیں تو حق شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ مگر خصوصیت کے ساتھ اس بدلتے ہوئے دور کے ابتدائی آثار کو جذبۂ تشکر کے ساتھ قبول کریں اور خدا سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان آثار کے پیچھے رحمتوں کی وہ بارش لے آئے جن کی یہ ابتدائی نشانیاں معلوم ہوتے ہیں۔ یہ جذبہ بھی ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی سیکھا ہے۔ آپؐ کے متعلق روایت آتی ہے کہ جب بعض دفعہ لمبے انقطاع کے بعد بادل گھر کے آتے تھے اور بارش کا پہلا قطرہ گرتا تھا تو حضورؐ اپنے ربّ کی محبت اور پیار میں جذبۂ تشکر کے طور پر زبان باہر نکال کے اس قطرے کو اپنی زبان پر لیا کرتے تھے اور حمد و ثنا کے گیت گایا کرتے تھے خدا کی اس رحمت پر تو بعید نہیں کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور آپؐ کے عشق میں آپ بھی اس احسان کو جو بظاہر احسان بھی نہیں، احسان سمجھتے ہوئے اس نیکی کے پہلے قدم کو شکر کے ساتھ قبول کریں گے اور اپنی زبان خدا کے حضور نکال کر اُس کی رحمت کے قطرے کے طور پر اس کے حضور پیش کریں گے کہ اے خدا! یہ رحمت کا قطرہ ہماری زبان پر گرے اس لئے کہ پھر اس کے بعد کثرت سے بارش برسنے لگے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس جذبے کو خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

حضور ایدہ اللہ کا ایک تازہ رؤیا

اس مضمون کو بیان کرنے کے لئے آج رات میری توجہ ایک رؤیا کے ذریعے مبذول کروائی گئی۔ اس رؤیا میں خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا کہ جماعت احمدیہ کو دراصل خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا چاہیئے۔ اور التجائیں کرنا چاہیئے۔ اور نتیجے کے لحاظ سے اپنی دُعاؤں پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔ شائد اس کا پس منظر یہ ہو کہ کل مجھے بعض ایسی اطلاعیں ملیں جن کے نتیجے میں معلوم ہوتا تھا کہ ہماری دنیا کی بعض جماعتوں نے حکومتِ پاکستان پر اخلاقی دباؤ ڈالنے کے لئے غیر معمولی کارروائیاں کی ہیں۔

دعاؤں کے ذریعے خدا سے تعلق رکھو

پس خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں یہ سمجھایا کہ یہ دنیا کی کارروائیاں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ تم دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم رکھو اور اسے بڑھاؤ اور اسے مضبوط کرو تو خدا تعالیٰ یقیناً اپنے فضل اور رحم کے ساتھ تمہارے حالات کو تبدیل فرما دے گا اور بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ رؤیا میں مَیں نے حضرت بانی سلسلہ کا وہ کلام ایک خاص انداز سے پڑھا جس میں حضرت بانی سلسلہ یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ کون وہ بدبخت ہو گا جو خدا کے در پر مانگنے جائے اور پھر نامراد واپس لوٹے اور یہ کلام اگرچہ اکثر ہمارے سامنے پڑھا جاتا ہے لیکن اس کلام کے بعض ایسے مصرعے جو رؤیا میں مجھے یاد رہے اور میں بار بار پڑھتا رہا۔ بیداری کی حالت میں یاد نہیں رہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص پیغام تھا۔ ان مصرعوں میں سے ایک مصرعہ خصوصیت کیساتھ جو بار بار زبان پہ جاری ہوا اور دل پر نقش ہو گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی پر قادر ہے۔ جب وہ چاہے گا حیرت انگیز قدرت کے کرشمے دکھائے گا۔ اس لئے دعاؤں کے ذریعے، اس پر توکل کرتے ہوئے، اس کی رحمت کے قدموں سے چمٹے رہو اور امید رکھو کہ وہ اپنے فضل کے ساتھ حیرت انگیز قدرت کے نشان دکھائے گا۔ اور پھر ایک مصرعہ جو خاص طور پر میں نے بار بار پڑھا اور دو چار مصرعوں کے بعد پھر وہ مصرعہ زبان پر آجاتا رہا وہ یہ تھا کہ:

ع ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی

اور ساتھ پھر وہ دوسرا مصرعہ بھی اس شعر کا کہ

ع فسبحان الذی اخزی الاعادی لیکن سبحان الذی اخزی الاعادی والا مصرعہ ہر دفعہ نہیں پڑھا لیکن یہ مصرعہ جو ہے

ع ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی ۔ یہ تو اس کثرت کے ساتھ میں رات اپنی رؤیا میں گنگناتا رہا ہوں اور بار بار پڑھتا جا رہا ہوں کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بار بار دوسرے مصرعوں سے میری توجہ اس طرف منتقل ہو جاتی تھی۔ اس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کو خدا نے (ہدایت یافتہ۔ ناقل) بنایا ہے اور خدا کا ہادی کے طور پر آپ پر ظاہر ہونا یہ بتاتا ہے کہ خدا جو بھی قدرت نمائی فرمائے گا۔ اس کے بہتوں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا ہوں گے اور بار بار اس کا ہادی کے طور پر ظاہر ہونا یہ بتاتا ہے۔ یہ بڑی عظیم خوشخبری اپنے اندر رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کی ہدایت کے عظیم سامان پیدا کرنے والا ہے۔

بچھڑی کی قربانی

اس کے ساتھ ہی مَیں نے ایک بچھڑی کو ذبح کرنے کے متعلق بھی نظارہ دیکھا اور اسی حالت میں جب مَیں یہ شعر پڑھ رہا ہوں، ایک آدمی ایک اچھی خوبصورت بچھڑی لے کر آتا ہے یا بچھڑا ہے لیکن ذہن میں زیادہ بچھڑی کا تصور ہے جو بہت خوبصورت بے داغ، صاف ستھری بچھڑی ہے اور اس کو ذبح کرنے کے لئے میری توجہ کو اپنی طرف نہیں کھینچا گیا بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اپنے حال میں مصروف رہنے دیا گیا ہے مگر ساتھ ہی جس طرح تبرکاً چھری رکھا دی جاتی ہے جسم کے ساتھ اور پھر ذبح کیا جاتا ہے جانور کو۔ اس طرح جو شخص بھی اس گائے کی بچھڑی کو لے کر ذبح کرنے کے لئے لے جا رہا ہے وہ پاس سے گزرتا ہے اور چھری کو میرے بدن کے ساتھ لمس کرتا ہے اور پھر آگے جا کر (میرے ذہن میں یہ ہے کہ) اس نے اب اس گائے کو ذبح کرنا ہے لیکن وہ کسی انذاری رنگ میں محسوس نہیں ہوتا بلکہ خوشی کے اظہار کے طور پر (یہ مضمون میرے ذہن میں آتا ہے کہ) وہ گائے ذبح کی جائیگی۔ یعنی خوشی کے اظہار کے طور پر نہ کہ صدقے کے رنگ میں لیکن چھری لمس کرنا جو ہے۔ یہ عموماً صدقے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس میں دونوں پہلو موجود ہوں۔ ہو سکتا ہے بعض فتنے ابھی کروٹیں بدل رہے ہوں۔ ابھی ابتدائی حالت میں اور ظاہر ہونے کے لئے تیاری کر رہے ہوں۔ اس پہلو سے اس رؤیا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا یہ توجہ دلانا بھی مقصود ہو کہ صدقات بھی دو۔ دعائیں بھی کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھو

ہر ملک میں گائے کی قربانی دی جائے

مَیں نے ربوہ یہ پیغام تو بھجوا دیا ہے کہ میری طرف سے ایک گائے ذبح کی جائے لیکن چونکہ یہ ایک جماعتی خوشخبری معلوم ہوتی ہے اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر ملک میں جہاں جہاں جماعتیں موجود ہیں وہاں گائے کی قربانی بھی دی جائے اور صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ گائے کی قربانی میں توحید کا مضمون ہے۔ قرآن کریم میں جہاں گائے کی قربانی کا ذکر ملتا ہے وہاں دراصل اسی قسم کی بچھڑی کا ذکر ملتا ہے جیسی میں نے رؤیا میں دیکھی۔ بعینہٖ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہ رنگت ہے لیکن جوان اور باکرہ اور خوبصورت رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اور اچھی پلی ہوئی بچھڑی ۔ اس سے میری توجہ اس طرف بھی مبذول ہوئی کہ دعاؤں کو خالص کرنے کا حکم ہے اور یہ غیر اللہ کی ملونی کو کلیتہً دل سے نکال دینے کا حکم ہے اور ہمیں یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ یہ دور توحید کے ساتھ چمٹ جانے کا دور ہے ۔ اپنے دلوں کو شرک کی ملونی سے ہر طرح پاک کر دو اور کلیتہً خالصتہً خدا کے ہو جاؤ ۔ اسی کے حضور دعائیں کرو اور اسی پر توکل کرو اور ہر وہ امید جو غیروں سے وابستہ ہے ، اسے خدا کی راہ میں اس رنگ میں ذبح کر دو کہ کوششیں تو امتثالِ امر میں ہوتی رہیں مگر توقعات محض خدا کے فضل پر ہوں کسی دنیاوی امید سے وابستہ نہ ہوں ۔

جماعت کو نصیحت

پس اس رؤیا کا یہ پیغام سمجھتے ہوئے میں تمام جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اصل گائے جو ذبح کرنے والی ہے وہ دلوں میں پیدا ہونے والے شرک کے موہوم خیالات ہیں اور وہ بت گائے کو ہم سب کو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ذبح کرنا ہوگا ۔ یہ نئی صدی کا سر ہے اور اس پہلو سے آج دوبارہ ہمیں توحید خالص پر بڑی قوت اور بڑی شدت اور بڑی وفا کے ساتھ قائم ہونے کی ضرورت ہے ۔ پس یہ رؤیا جو میں نے رات دیکھی ۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ رؤیا کوئی عام رؤیا نہیں تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی پیغامات پر مشتمل رؤیا تھی ۔ یہ فیصلہ درحقیقت رؤیا دیکھنے والا کر سکتا ہے کہ اوہام کے نتیجے میں ہے ۔ طبعی رجحانات کے نتیجے میں ہے یا خاص طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام کا رنگ رکھتی ہے ۔ تو میں نے رؤیا کے دوران بھی یہ محسوس کیا تھا کہ یہ ایک عجیب رؤیا ہے ۔ جس کا عام طور پر دیکھنا کم سے کم میرے حالات میں بعید نظر آتا ہے ۔ میری سوچوں ، میری فکروں کے ساتھ اس مضمون کا اس رنگ میں تعلق نہیں تھا یہ ایک خاص انداز تھا ۔ جس کے ذریعے انسان کو یقین دلایا جا رہا ہو کہ یہ خدا کی طرف سے پیغام ہے ۔ اسے تم اتفاقی واقعہ نہ سمجھنا ۔ پس اس کامل یقین کے ساتھ میں جماعت کی امانت جماعت کے سپرد کرتا ہوں ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل آنے والے ہیں ۔ خوشیاں نصیب ہونے والی ہیں ۔ اس کی تیاری شروع کریں اور دعاؤں کو تیز کر دیں اور خدا سے ساتھ کامل وفا کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور اپنے دلوں کو خدا کے لئے خالص کر دیں ۔ شرک کی ہر ملونی سے ان کو پاک کر دیں اور پھر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ فضاء میں عظیم تبدیلیاں پیدا ہونے والی ہیں اور ان تبدیلیوں کا معراج یہ ہوگا کہ ہادی خدا ہم پر نازل ہوگا اور وہ اس کثرت کے ساتھ دنیا میں ہادی کے طور پر نازل ہوگا کہ جماعت کے ذریعے ، حضرت بانی سلسلہ کے غلاموں کے ذریعے کثرت کے ساتھ قوموں کی ہدایت کے سامان پیدا ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو پاک تبدیلیوں کے آثار ہم دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ان کا حقِ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بارش کا قطرہ جو ہم اپنے دلوں کی زبانوں پر لینے والے ہیں اور لے رہے ہیں ۔ اس قطرے کے بعد خدا تعالیٰ کثرت سے رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں نازل فرمائے اور سارے موسم بدل جائیں ۔ رت بدل جائے اور ہم خدا کے فضلوں کے گیت گاتے ہوئے اس کی مزید رحمتوں کے نظارے دیکھنے والے ہوں ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

بقیہ : کھاریاں

بد تہذیبی اور سختی کا مظاہرہ کیا اور بتایا کہ ان کے پاس اسسٹنٹ کمشنر کھاریاں کا حکم نامہ موجود ہے جس کے تحت اس بیت الذکر کو سیل کیا جا رہا ہے ۔

واضح رہے کہ اہل محلہ میں سے کسی کا بھی احمدیوں سے کوئی تنازعہ نہیں اور وہ بڑے امن کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں چنانچہ جب چند دن قبل سول انتظامیہ کھاریاں نے اہل محلہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس جگہ احمدیوں سے کوئی شکایت نہیں اور ہمارا ان سے کوئی تنازعہ نہیں ۔ اور ہم گزشتہ ایک سو سال سے رواداری محبت اور حسنِ سلوک سے رہ رہے ہیں ۔

تاہم ۱۱ اکتوبر کو چک سکندر میں ختم نبوت کانفرنس میں پیر محمد افضل قادری ، محمد امیر اور غلام ربانی چشتی وغیرہ نے اشتعال انگیز تقاریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ ۲ نومبر کو نماز مغرب احمدیہ بیت الذکر میں ادا کریں گے ۔ پیر محمد افضل قادری نے اشتعال دلاتے ہوئے کہا کہ اگر مزاحمت ہوئی تو پہلی گولی میں کھاؤں گا ۔ مولویوں کے اس دباؤ پر سول انتظامیہ کھاریاں محلہ کے اہل سنت افراد کو متواتر مخاصمت پر مجبور کرتی رہی چند دنوں بعد دوبارہ احمدی اور غیر از جماعت فریقین کو بلایا گیا ۔ دونوں فریقوں نے اس بار بھی وہی جواب دیا کہ ہمارا کوئی باہمی تنازعہ نہیں ہے جس کے بعد سول انتظامیہ کے افراد نے احمدیوں کو دھمکیاں دیکر تھانہ سے نکال دیا اور اہل سنت کے افراد کو بٹھائے رکھا ۔ بعد میں ان اہل سنت افراد پر ان سے احمدیوں کے خلاف درخواست لکھوائی گئی ۔

یہ بیت الذکر جماعت کھاریاں کے امیر صاحب نے اپنے گھر میں سے جگہ دیکر اور احمدیوں کے چندے سے بنوائی ہوئی ہے اور اس جگہ پر کبھی بھی کوئی تنازعہ نہیں اٹھا ۔

بقیہ : ناظر امورِ عامہ

انہوں نے ۲ اور ۳ نومبر ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں ہونے والی نام نہاد ختمِ نبوت کانفرنس کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ربوہ شہر میں جہاں احمدیوں کی آبادی ۹۵ فیصد سے بھی زائد ہے وہاں پر احمدیوں کو تو اپنے مذہبی اجتماعات کی اجازت نہیں دی جاتی ۔ گزشتہ دنوں چاردیواری کے اندر ہونے والے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی اجازت دینے کے بعد کینسل کر دی گئی ۔ حالانکہ یہ اجتماعات سالہا سال سے نہایت پُرامن طور پر منعقد ہو رہے ہیں اور کبھی کوئی غلط حرکت کسی احمدی نے نہیں کی احمدیوں کے ان اجتماعات میں نہ تو کسی کی دل آزاری کی جاتی ہے اور نہ ہی کسی کے بارے میں دشنام طرازی ہوتی ہے ۔ جبکہ ربوہ میں منعقد ہونے والے غیر از جماعت مولوی صاحبان کے جلسوں میں ان کی تقریروں میں کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے ۔ احمدیوں کو قتل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے انہیں اور ان کے بزرگوں کو غلیظ گالیاں دی جاتی ہیں اور احمدیوں کو ایذا پہنچانے کی بڑے زور و شور سے تلقین کی جاتی ہے ۔ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ افغانستان سے روسیوں کو نکالا جا سکتا ہے تو پنجاب سے احمدیوں کو کیوں نہیں نکالا جاتا ۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ اس سب پر مستزاد یہ کہ ۳ نومبر کی شام کو جب مولوی صاحبان کی یہ کانفرنس ختم ہوئی تو واپس جاتے ہوئے ان کی جن بسوں کا رخ سرگودھا کی طرف تھا ان میں سے دو تین بسیں اڈہ پر کھڑی ہو گئیں ان کی چھتوں پر مولوی صاحبان سوار تھے ۔ جنہوں نے بسوں کے رکتے ہی انتہائی گندی زبان میں ننگی گالیاں بکنی شروع کر دیں ۔ ایک بس کے اوپر سوار تین چار شرکاء جلسہ اڈے پر کھڑی مسافر برقعہ پوش احمدی عورتوں کی طرف منہ کر کے ننگے ہو کر کھڑے ہو گئے اور انتہائی غلیظ اور فحش گالیاں نکالنی شروع کر دیں ۔ اس واقعے سے اڈے پر سخت کشیدگی پھیل گئی اور قریب تھا کہ وہاں پر کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو جاتا کہ اڈے پر موجود احمدیوں نے غیر معمولی صبر و ضبط اور انتہائی تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں کو روکا اور ڈیوٹی پر متعین پولیس والوں کو توجہ دلائی کہ وہ ان مولوی صاحبان کو شرم و حیا سے کام لینے کی تلقین کریں ۔ پولیس کو تھانہ میں بھی مطلع کیا گیا کہ جن بسوں پر مولوی صاحبان سوار ہوں ان کو ہدایت کی جائے کہ وہ اڈے پر نہ رکیں ۔

بعد میں بھی ایسی بسیں اڈے پر رکتی رہیں جن کی چھتوں پر مولوی صاحبان سوار ہوتے تھے اور اڈے پر رکتے ہی فحش گالیوں کا سلسلہ شروع کر دیتے تھے ۔

محترم ناظر صاحب امورِ عامہ نے حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لیں اور مولوی صاحبان کو ایسے جلسے کرنے کی اجازت نہ دیں ۔ اور احمدیوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں اور اجتماعات کی اجازت حسب سابق بحال کی جائے ۔

الفضل ۵ نومبر ۱۹۸۹ء ص ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظفر اللہ خان طاہر۔ ربوہ

اصلاحِ معاشرہ

چند روز ہوئے ایک کتاب ہاتھ لگی۔ عنوان دیکھ کر پڑھنے سے دلچسپی پیدا ہوئی عنوان تھا" دوست بنانے کے گر"۔ اس کتاب کا مطالعہ اس لحاظ سے دلچسپی کا موجب ہے کہ اس میں عام اخلاقی اصول، ملنے جلنے کے طریق اور عمدہ زندگی گذارنے کے راستے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ اصول ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں امید ہے احباب کی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

ایک غیر جانبدار مبصر کے نقطۂ نظر سے دن میں کم از کم ایک مرتبہ اپنی شخصیت کا جائزہ لیں۔

ذاتی اغراض کے لئے کبھی کسی کو دوست نہ بنائیں۔

آپ کو لوگوں سے لوگوں کی خاطر محبت کرنی چاہیئے۔ اور افواہوں یا بیرونی نکتہ چینی کو بالکل خاطر میں نہیں لانا چاہیئے۔

آپ کا چہرہ دوستی کے مواقع پر اثر انداز نہیں ہو گا جب تک وہ شگفتہ اور بشاش ہے اگر آپ اتنے ذہین ہیں کہ اپنی روزی کما سکتے ہیں تو یقیناً آپ میں دوست بنانے کی بھی کافی ذہانت ہے۔

اگر آپ لوگوں سے گریز کرتے ہیں یا ان کی موجودگی آپ پر گراں گذرتی ہے تو اس کی (کوئی نہ کوئی) وجہ ہے اسے معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے رویہ کو بدلنا چاہیئے۔

ایک ہی قسم کی روزانہ مصروفیت آپ کے لطف زندگی کو تباہ کر دیگی۔

جب آپ لوگوں کے تنگ حلقہ میں اپنے آپ کو محدود کر دیتے ہیں تو آپ نادانستہ طور پر انہیں کے مخالفانہ خیالات اور تنگ نظری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آپ کو ہر ہفتہ باقاعدہ طور پر کچھ وقت نئے لوگوں اور نئی دلچسپیوں سے مانوس ہونے کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔

آپ کو اپنے حلقہ آشنائی کو جس قدر ممکن ہو سکے وسیع کرنا چاہیئے۔ اجنبی لوگوں سے گھبرائیں نہیں۔

ان کی نسبت حسن خیال سے کام لیں اور اس بارہ میں عقل معاملہ فہم کو اپنا محافظ بنائیں۔

شائستگی کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر توجہ کا مرکز بننے کی کوشش کرنا بدتمیزی میں داخل ہے۔

جب آپ کچھ لوگوں سے باتیں کر رہے ہوں تو مجمع کے کسی فرد کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ وہ اس مجمع میں نہیں ہے۔

خوش اطواری کا نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ دوسرے لوگ یہ محسوس کریں کہ وہ آپ کے پاس اپنے ہی ماحول میں ہیں۔

اگر آپ دوست بنانے کے خواہشمند ہیں تو سب کے ساتھ یکساں مہربانی اور خوش خلقی کا سلوک کریں۔ اس سے آپ کے نام اور شخصیت کے ساتھ خوشگوار یادیں وابستہ ہوجائیں گی۔

اچھے سامع بنیں۔ گفتگو دوسروں کو بولتے ہوئے سننے اور خود بولنے کا نام ہے۔

موضوع کو ایسی خاص نوعیت کا نہ بنائیں کہ اپنے خاص موضوع پر تنہا آپ ہی گفتگو کر سکیں۔

کبھی کبھی خاموشی کے وقفے بھی آجائیں تو ان سے خائف نہ ہوں۔

جب آپ اجنبی لوگوں سے ملیں تو چھوٹی موٹی گفتگو کا دانشمندانہ استعمال کریں۔

دوسرے آدمی کا خیال رکھیں ایسے موضوعات پر گفتگو کرنے کے لئے مصر نہ ہوں جو اسے اکتا دیں نہ اپنی رائے کو اس پر ٹھونسنے کی کوشش کریں۔

خود شعوری دوست بنانے کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس کی جڑیں تحت الشعور کے احساس کمتری میں ہیں۔

بہ نسبت اپنی ذات کے دوسروں میں زیادہ دلچسپی لیں اور اپنی شان اور اہمیت کے مبالغہ آمیز احساس سے احتراز کریں۔

اس خواہش کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دیں کہ ہر آدمی آپ کو پسند کرے کیونکہ اس سے آپ اس سلوک کے ضرورت سے زیادہ خواہش مند ہو جائیں گے اور پھر خود شعور بھی ہو جائیں گے۔

دوستی کی خواہش میں دیانت سے کام لیں یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ کیوں اور کس طرح دوسروں نے آپ کو اپنی طرف کھینچا ہے۔

پہلے قدم اٹھانے سے ڈریں نہیں اس سے آپ میں دوسروں کی طرف ایک دوستانہ رویہ پیدا ہو جائے گا۔

دلچسپیاں ہمارے دوست بنانے کے مواقع مہیا کرتی ہیں۔

جو قوتیں گہرے دوست بنانے کے انتخاب پر حاوی ہیں ان کا تعلق زیادہ تر تحت الشعور سے ہے لیکن عام طور پر ہمدردی اور تپاک کے ساتھ باہمی دلچسپی کا وجود قائم ہوتا ہے۔

کسی جاذب نظر دلچسپی کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔ جو آپ کے کام سے بالکل مختلف قسم کی ہو جس سے آپ کا تجربہ وسیع ہو اور دل میں شگفتگی آئے۔

دوسروں سے بازی لے جانے کے خیال کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیں اور ہر اس موقع پر ہاتھ ڈالیں جس سے ان لوگوں سے واقف ہونے میں مدد ملے جو آپ ایسی دلچسپیاں رکھتے ہوں۔

آپ دوسروں کی مجبوریوں کو اس طرح سمجھیں جس طرح وہ آپ کی مجبوریوں کو سمجھتے ہیں۔

اپنے نقائص کے متعلق دیانت سے کام لیں اس طرح آپ اپنے دوستوں کی دلآزاری سے بچے رہیں گے۔

شکوہ گذاری کے احساس کو کبھی پاس نہ آنے دیں۔

جب کیفیت مزاج خراب ہو تو کسی ایسے کام کے شروع کرنے سے اسے بدلیں جس میں آپ کی تمام تر توجہ اور قوت درکار ہو۔

اگر بعض ایسے لوگ ہوں بھی جنہیں آپ پسند نہیں کرتے تو ہمیشہ ان سے مہربانی کا سلوک کرنے کی کوشش کریں۔

بقیہ: مولوی بشارت امروہوی

سال تھی۔ ۴، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو دن کے گیارہ بجے موصوف کی نماز جنازہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم و ایڈیٹر الفضل نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم مولوی صاحب ۱۸، اگست ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئے۔ بی۔ اے اور مولوی فاضل تک تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں آپ نے خدمت دین کا آغاز کیا۔ آپ کو مربی سلسلہ کے طور پر خصوصیت سے شرق بعید کے علاقے بورنیو (ملائشیا) میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ اس کے بعد آپ مغربی افریقہ کے ملک غانا میں بطور امیر و مربی انچارج متعین رہے۔ ۱۸، اگست ۱۹۸۲ء کو ۶۰ سال کی عمر میں آپ کی ریٹائرمنٹ عمل میں آئی لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی دوبارہ تقرری ہوئی اور مرکز سلسلہ میں تبشیر اور دیگر شعبوں میں خدمات بجالاتے رہے۔ اب چند ماہ سے ماہنامہ تحریک جدید کے ساتھ وابستہ تھے اور مارچ ۱۹۸۹ء کے صد سالہ جشن تشکر کی تیاری میں آپ نے اہم حصہ لیا۔ اب بھی اپنی بیماری کے باوجود دسمبر ۸۹ء کے پرچے کی تیاری میں مصروف تھے۔

تین ہفتے قبل آپ کو دل کا دورہ پڑا تاہم علاج معالجے کے بعد طبیعت بہتر ہوگئی اور باوجود کمزوری کے دفتر تشریف لے آئے اب دوسرا دورہ پڑنے سے جانبر نہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جانے والے کو اپنی بے انتہا رحمتوں سے نوازے موصوف حد درجہ بے نفس، سادہ طبع اور متقی پرہیزگار شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

اگر آپ الفضل کے خریدار ہیں اور آپ کو پرچہ نہیں مل رہا تو مہربانی فرما کر جب بھی پرچہ نہ ملے ہمیں ضرور اطلاع دیں
شکریہ (مینیجر)

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

پروفیسر میاں محمد افضل

میرے مضمون "انگریزی سیکھنے کا ایک مجرب نسخہ" پہ جناب ایم۔ایم چوہدری صاحب نے قابلِ قدر اضافہ کیا۔ اور پھر ایڈیٹر صاحب (جو خود انگریزی کے ماہر ہیں) نے ڈان کے حوالے سے ایک ایسے ادارے کی نشاندہی کی جس نے مفت انگریزی سکھانے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے اور اب تک ۔۔ ہم طلباء اس سے مستفید ہو چکے ہیں۔ یہ اطلاع راقم کے لئے باعثِ خوشی ہوئی۔

سُن کے سمجھنے کے متعلق (جو چار بنیادی مہارتوں میں سے پہلی مہارت ہے) راقم نے عرض کیا تھا کہ اس "بات کا ذکر فی الحال اٹھا رکھتے ہیں۔" مگر اس میں جس بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کیا گیا اس کی بنا پر چند باتیں پیش خدمت ہیں۔

یہ مہارت پیدا کرنے کے لئے عموماً لینگویج لیبارٹری (LANGUAGE LABORATORY) سے مدد لی جاتی ہے۔ اس لیبارٹری میں ٹیپ پہ ریکارڈ شدہ اسباق علیحدہ علیحدہ بوتھ میں بیٹھ کر ہیڈ فون کے ذریعہ سُن بھی سکتے ہیں (چاہیں تو بار بار سُن سکتے ہیں۔) وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔ اور ہر طالب علم اپنی انفرادی رفتار سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ اس طرح سُن کے سمجھنے کی پریکٹس بھی ہوتی ہے۔ اور صحیح تلفظ سے آشنائی بھی۔ یہ طریق کافی مہنگا ہے مگر ہے مفید۔ لیکن ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ کسی اہلِ ذوق نے بڑے چاؤ سے یہ مشینری ایک ادارے کے لئے امپورٹ کی۔ مگر ہوا یہ کہ بجائے اس کے کہ یہ طلبہ کے ذہنوں کے زنگ اُتارنے میں ممد ہوتی آج خود زنگ کا شکار ہو کے مستقلاً خاموش ہو گئی ہے۔ پی۔ایم۔اے (پاکستان ملٹری اکیڈمی) میں اس لیبارٹری کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کم خرچ بالانشین کا مظاہرہ ملا۔ یعنی مشینری کے بہت سے حصے یہاں پہ بنوا لئے گئے اس لئے قیمت کم پڑ گئی۔ مگر اس سے فائدہ بھرپور طور پہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ خاکسار نے بھی ایک ادارے میں ایک منی لیبارٹری (MINI LAB) بنائی۔ سستی اور مختصر بھی۔ یعنی صرف تین ٹیپ ریکارڈوں کی مدد سے بیک وقت تین طلباء لنڈن کی لنگوافون کمپنی کے تیار کردہ پچاس انگریزی اسباق (جو ٹیپ پر منتقل کر دیئے گئے) سے استفادہ کرتے۔ یہ اسباق آپ بھی خرید کے ایک ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے صحیح لب و لہجہ بھی سیکھ سکتے ہیں۔ اور اپنے کانوں کو اہل زبان کی آواز سے مانوس بھی کر سکتے ہیں لیکن اس سے بھی کم خرچ اور مفید ترکیب یہ ہے کہ آپ بی۔بی۔سی کے انگریزی پروگرام نہ صرف سنیں بلکہ انہیں اپنی ٹیپ پہ ریکارڈ کرتے جائیں۔ پھر اس ٹیپ کو بار بار سنیں۔ کچھ الفاظ پہلی بار سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ مگر دوسری۔ تیسری بار سننے پہ واضح ہو جائیں گے۔

اسی طرح آہستہ آہستہ آپ کے کان مانوس ہوتے جائیں گے۔ اور الفاظ کے صحیح تلفظ سے آگاہی ہوتی جائے گی۔ آپ ایک جملہ سننے کے بعد ٹیپ ریکارڈر بند کر کے اسے خود دہرائیں۔ اس سے بھی بہتر طریق یہ ہوگا کہ اگر آپ کے پاس دوسرا ٹیپ ریکارڈر ہو تو اپنی آواز دوسری ٹیپ پہ منتقل کرتے جائیں پھر دونوں ٹیپیں باری باری چلا کے موازنہ کریں۔ اور دیکھیں کہ آپ کس حد تک اصل کے قریب قریب پہنچ رہے ہیں۔ آپ کی یہ ذاتی لیبارٹری آپ کو اہلِ زبان کی آواز سے مانوس کرنے اور الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے میں ممد ہوگی۔ اس عمل کو بھی اُس روزانہ معمول کا حصہ بنائیں جس کا ذکر مضمون میں کیا گیا ہے۔

اخبارِ احمدیہ

خصوصی درخواست دعا

محترم کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کئی روز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادمِ سلسلہ اور نافع الناس وجود کی جلد اور کامل صحتیابی کیلئے دردِ دل سے دعا کریں۔

• محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب صدر تحریک جدید انجمن احمدیہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ محترم مولانا صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

• مکرم شیخ سعید احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر ہائی سکول سرائے عالمگیر، ٹیکہ غلط لگ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

• عزیزم عبدالمومن عامر مقیم بیرون ملک ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔

• محترمہ والدہ صاحبہ مکرم نعیم بشارت صاحب کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

قارئین الفضل سے ان سب بہن بھائیوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

مکرم ملک عبدالحمید صاحب کے بیٹے مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب آرکیٹک انجنیئر کا نکاح عزیزہ کیپٹن ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ بنت چوہدری عبدالخالق صاحب آف گوجرہ کے ساتھ بتاریخ ۲۷، اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم و محترم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ نے بعوض مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر بیت احمدیہ گوجرہ میں پڑھا۔ قارئین الفضل دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

محترمہ مبارکہ فرحت صاحبہ دارالیمن شرقی کے بیٹے مکرم حمید اللہ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے نو مولود تحریک وقفِ نَو میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت عبدالحی نام عطا فرمایا ہے۔ اس سے قبل مکرم حمید اللہ خان صاحب کے دو بچے وفات پا چکے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

توسیع اشاعت الفضل

معاونین توسیع اشاعت الفضل کے نام بغرض دُعا درج ذیل ہیں۔ احباب ان سب معاونین کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کریں۔

• مکرم میاں عبدالحفیظ صاحب } پسران محترم
• " میاں عبدالحامد صاحب } صوفی عبدالمجید صاحب میرپور -/۲۰۰ روپے۔

• مکرم سید محمد مسعود دارالرحمت شرقی -/۱۰۰ روپے۔

• عزیزم ذیشان صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین نے (بیت الذکر کے نام) ایک اخبار جاری کروایا۔

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

زیرِ نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ● پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ● فون نمبر ۷۴۸۴۴، ۰۴۳۱، ۷۴۴۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۱۷:۔ میں درثمین بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قوم افغان پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۳-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے طلائی زیورات پندرہ تولہ سونا مالیتی ۴۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ درثمین بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب 224 گلی 21 E-7 اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱ سید کرنل خیر البشر وصیت ۱۸۱۰۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر بشیر احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۱۸:۔ میں حنیفہ بیگم زوجہ شریف احمد دہرٹہوی قوم ملکن پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر ۲۰۰/- روپے جس کی سلائی مشین خریدی گئی مالیتی ۵۰۰/- روپے (۲) طلائی زیورات ۱۲ گرام مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۴ مرلہ واقع کرونڈی ضلع خیرپور مالیتی ۵۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۷۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حنیفہ بیگم زوجہ شریف احمد دہرٹہوی باندھی ضلع نواب شاہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شریف احمد دہرٹہوی وصیت نمبر ۲۰۱۶۳ - گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد سفیر پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۳۔ میں بشریٰ پروین زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/21 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/6/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان 12/21 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ ۱۰ مرلے مالیتی ۲۰۰۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۸۱ گرام ۸۰۰ ملی گرام مالیتی ۲۲،۳۶۲/- روپے (۳) ایک تیلی مالیتی ۱۵۰/- روپے (۴) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۰۰۰/- روپے۔ (۵) کل میزان ۲،۲۳،۵۱۲/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ بشریٰ پروین زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ 12/21 دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود احمد باجوہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ رشید احمد باجوہ ولد چوہدری عبداللہ باجوہ 7/21 دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۴۔ میں فرحت حمید بنت عبدالحمید خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/52 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فرحت حمید بنت عبدالحمید خان 17/52 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ نثار احمد خان مربی سلسلہ گواہ شد نمبر۲۔ عبداللطیف خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۹۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۵۔ میں محمد ادریس ولد محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ وقف زندگی عمر ۲۷½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد حال دفتر وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ 5/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۴۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل مالک صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد ادریس دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبارک احمد وصیت نمبر ۱۸۳۹۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ احمد الدین وصیت نمبر ۱۶۱۱۶۔

بواسیر کورس
PILES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۴۰/-

قبض کورس
CONSTIPATION COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

گیس کورس
FLETULECE COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

جلن معدہ کورس
HEART BURN COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

کمی خون کورس
ANEMIA COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی
گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۶۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۵۴۳

معیاری بیکری کا نام
رحمن بیکرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

ہر گھر کی پسند
رحمت سویاں
تیار کردہ: نعمت کرامت
گول صابن والا
فیصل آباد
فون پی پی ۲۳۲۵۸

تریاقِ سل
سل دق جیسے موذی مرض اور لاعلاج کھانسی کیلئے

شربت خانہ ساز
کھانسی، دمہ اور امراض سینہ دائمی نزلہ کے لیے مفید شربت

اکسیر سعال (کیپسول)
کھانسی نزلہ اور کیرے کیلئے ازحد مفید

امساکی
مردانہ طاقت کی مشہور عالم دوا

معجون مقوی رحم
کمزوری رحم، ورم رحم کو دور کرتا ہے

معجون فوفل
سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی دوا

خدمت میں پیش پیش
جدید **دواخانہ خدمت خلق**
گولبازار ربوہ فون ۶۵۹

قدیمی، اولین، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں
- کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خاں: فون ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

بہترین موقع احباب متوجہ ہوں

دارالرحمت غربی ربوہ میں ایک مکان 12/4-A برائے فروخت ہے۔ تفصیل ۳ عدد کمرہ، ایک سٹور، باورچی خانہ معہ برآمدہ بالائی منزل پر ہیں۔ نچلی منزل پر ایک کمرہ، سٹور، برآمدہ، صحن، غسل خانہ فلش پر مشتمل ہے۔ اسی طرح ۵۰ فٹ کے فرنٹ پر چھ عدد دکانیں معہ برآمدہ آٹھ فٹ، نچلی منزل تمام لینٹل والی، بجلی، سوئی گیس، ٹیلی فون تمام سہولتیں موجود ہیں المعروف "شاہد مارکیٹ"، موقع پر جگہ دیکھی جاسکتی ہے۔

رابطہ کے لئے:
بشیر ماڈرن جیولرز مین بازار ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن، لاہور

اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ شام کو دواخانہ بند رہا کرے گا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کریگا۔ لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا
خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

ضرورت ہے

ہمارے دواخانہ کی ربوہ برانچ کے زنانہ حصہ کیلئے ایک لیڈی ورکر کی ضرورت ہے۔ تعلیم کا معیار ایف اے سے کم نہ ہو۔ ۶، ۷، نومبر ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں ۴ بجے شام کے بعد بالمشافہ ملیں۔

مینجر: **دواخانہ حکیم نظام جان**
اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ فون ۵۵۸

حبوب مفید اطہراء ۲۰ گرام ۱۵/- ۔ ۶۰ گرام ۴۵/-

اکسیر اولاد نرینہ مکمل کورس ۵۰/-

زد جام عشق کورس ایک ماہ ۱۰۰/-

راحتِ جان ۱۴/-

تریاقِ معدہ ۷/- ، ۱۴/-

دواخانہ ناصر (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴